علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث
کی معروف کتاب بیان المیلاد النبوی کا سلیس اور دلنشین اردو ترجمہ
میلاد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
بیان و برکت
سید ریاض حسین شاہ

میلاد النّبی ﷺ

بیان و برکت

علامہ ابوالفرج جمال الدین ابنِ جوزی محدّث

ترجمہ

سیّد ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ

خیابانِ سیّد، سیکٹر III، راولپنڈی فون: 051-4831112

بنیادی عقیدہ

☆ اللہ ہمارا رب ہے اور منزہ عن العیوب ہے۔

☆ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔

☆ قرآن مجید اللہ کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب کلام ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے، اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان ہوتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے۔ دوران مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحۃً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقائد کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیں۔ ہم اپنی عزت، مقام اور جھوٹی انا کے مقابلے میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

نام کتاب: میلاد النبی ﷺ

تصنیف: علامہ ابوالفرج جمال الدین ابن جوزی محدث

ترجمہ: سیّد ریاض حسین شاہ

طبع اوّل اگست 1995ء طبع دوم جون 1998ء

طبع سوم مارچ 2005ء طبع چہارم فروری 2008ء

قیمت:

ناشر: ادارہ تعلیمات اسلامیہ

خیابانِ سر سیّد سیکٹر III، راولپنڈی۔ فون: 4831112

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کے لئے جس نے اپنی شان کے پرتو جمال سے صبح تاباں ظاہر فرمائی اور کمال کے آسمانوں پر سورج اور چاند روشنیاں دے کر طلوع فرمائے اور جمال فطرت کے حسین درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کی نظیر پیش کرنے سے تمام جہان عاجز ہیں اور محمد ﷺ کی ہیبت وسطوت اور وقار ودبدبہ کے ظہور سے عبدیت کے پرچم سربلند فرمائے، ایسے پرچم جن کا سایہ جس پر پڑا وہ کامیاب وکامران ہوا۔ دنیا بھر کے تمام بخت آور لوگ ایک ایسے اعزاز سے سربلند ہوئے جس کی کوئی نظیر ومثیل نہیں۔ اس اعزاز کا ظہور محمد ﷺ کی مبارک ولادت سے ہوا۔ آپ ﷺ کی ذات ایسی ذات ہے جس کے لئے عالم وجود میں تمام مخلوق سے تعظیم وتوقیر کا پیماں لیا۔

تقدیس کی سزاوار وہ ذات ہے جس نے محمد ﷺ کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا، انھیں ہر قسم کی آلائش سے محفوظ رکھا۔ ہر کمی اور قصور سے مصئون بنایا۔ آپ ﷺ کی طلعت باجمال وباکمال کے لئے پاکیزہ مائیں منتخب فرمائیں جیسے کہ ان کے آباء واجداد کی اصلاب کو موتیوں کی طرح جمالت مآب بنایا۔ آپ ﷺ کے آباء واجداد کی پیٹھوں کو صدف کی طرح ایک نفیس جوہر کی حفاظت کے لئے منتخب فرمایا۔ آپ ﷺ یکے بعد دیگرے نبیوں کی پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے۔ ہر نبی نے اپنے رب کے حضور ان کے توسل سے دعائیں کیں۔ آدم علیہ السلام کی دعا ان کے وسیلہ سے مقبول ہوئی اور ادریس علیہ السلام کو ان کی وجہ سے مقام رفیع ملا، حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں ان کا سہارا پکڑا، یونس علیہ السلام نے اپنی دعاؤں میں ان کی پناہ لی، ابراہیم علیہ

السلام ان کو شفیع لائے، یہ آپ ﷺ کی آمد ہی کا اثر تھا اور ولادت ہی کے جلوے تھے کہ شاہوں کے تخت لرز پڑے، دریائے ساوی خشک پڑ گیا اور نہر سماوی جاری ہوا۔ چشمے پھوٹے، جھرنوں نے جوش مارا، شاہ فارس کا محل زلزلہ فگن ہوا اور اس کے کنگرے گر پڑے۔ آسمانوں میں ملائکہ نے خوشیاں منائیں، آپ علیہ السلام کی آمد کی برکت سے فضائے آسمانی بھر گئی، عالم بالا میں سرکش شیاطین کو شہاب ہائے ثاقب نے سنگسار کیا۔ ابلیس نے سر پیٹا، شیطانی قوتیں واویلا کرنے لگیں۔

ولادت ہوئی تو والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کو مختون پایا، آنکھیں سرگیں تھیں، مولود مسعود خوشبوؤں میں بسا ہوا تھا۔ آپ سربسجود تھے اور آسمان کی طرف اپنی انگشت اٹھائے اشارہ فرما رہے تھے۔ جبرائیل نے آپ ﷺ کو نوری بانہوں پر اٹھایا، اسرافیل نے برکت لی، فرشتوں نے آپ علیہ السلام کو جھرمٹ میں لے لیا۔ تکبیر و تہلیل سے فضائیں گونج اٹھیں، آپ ﷺ کا حسن جمال ایسے مہکا کہ ہر دل مسرور ہو گیا، وادیاں، پربت ہر چیز خوشبوؤں، مسرتوں اور نشاط و انبساط سے معمور ہو گئیں۔ شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی۔ تجلی حق نے اپنے بندوں پر جلوہ ریزی فرمائی، فقر کو غنا ملا، شکستہ دلی کو جمعیت میسر آئی۔ آپ علیہ السلام کے اوصاف حسنہ سے تورات اور انجیل اور فرقان و زبور کو مشرف فرمایا اور پکارنے والے نے پکار کر کہا:

"بے شک اللہ کے حبیب ﷺ کی ولادت ہوگئی۔ آپ ﷺ ایسے ہدایت فرمانے والے ہیں کہ جس نے آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس کے اجر میں دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کو بے حساب اجر دے گا"۔

اور خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۙ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (الاحزاب: ۴۶-۴۵)

''اے نبی معظم! ہم نے آپ کو نگران ونگہبان اور خوشخبری دینے والا اور ہلاکت آفرین چیزوں سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا اسی کے اذن سے اور روشنی دینے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے''۔

لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِيْبِ تَهَلَّلَتْ
كُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكُوْرَا

حضور ﷺ کے چہرہ نے جب اپنا حسن کھولا
تو تمام روئے زمین شکر الٰہی میں گویا ہوا

وَالْحُوْرُ فِي الْغُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ
وَقَضَتْ بِمِيْلَادِ الْبَشِيْرِ نُذُوْرَا

حوریں جنت کے گوشوں میں خوشیاں منانے لگیں
اور ان کی ولادت پر انہوں نے نذریں گذاریں

فِيْ كُلِّ عَصْرٍ ذِكْرُهُ مُتَوَاتِرٌ
اَنْ سَوْفَ يَظْهَرُ هَادِيًا وَنَصِيْرَا

ہر زمانے میں آپ ﷺ کا ذکر ولادت متواتر ہوا یہی کہ
وہ عنقریب ھادی اور مددگار بن کر آنے والے ہیں

اَخْبَارُ اَحْبَارِ الْكِتَابِ تَظَاهَرَتْ
وَلَقَدْ بَدَا بِسِرِّ ذٰلِكَ بُحَيْرَا

علمائے سابق ان کے ظہور کی خبریں دیتے رہے یہاں
تک کہ بحیرہ راہب نے بھی اس راز سے آگاہ کیا

اَللّٰهُ شَرَّفَ اَحْمَدَ اذْكَرَ اسْمَهُ
وَحَبَاهُ فَضْلًا فِي الْاَنَامِ كَبِيْرَا

اللہ تعالیٰ نے ان کے نام احمد کو شرف بخش دیا
اور انہیں سارے جہاں میں بزرگی عطا فرما دی

هُوَ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ حَقًّا لَا يُرىٰ
اَبَدًا فِي الْعٰلَمِيْنَ نَظِيْرًا

وہ دونوں جہانوں کے سردار ہیں اور سب
جہانوں میں ان کی نظیر نہیں دیکھی گئی

لَمَّا تَشَفَّعَ اٰدَمُ بِمُحَمَّدٍ
غَفَرَ الْاِلٰهُ لَهٗ وَكَانَ غَفُوْرًا

آدم نے ان کے وسیلہ سے شفاعت مانگی
تو اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پایا

وَكَذَالِكَ نُوْحٌ فِي السَّفِيْنَةِ قَدْ نَجَا
مِنْ يَمِّهٖ فَاسْئَلْ بِذَالِكَ خَبِيْرًا

نوح نے ان ہی کے وسیلہ سے کشتی میں سمندر سے
نجات پائی تم کسی بھی جاننے والے سے پوچھ لو

نَارُ الْخَلِيْلِ بِاَحْمَدَ قَدْ اُخْمِدَتْ
لَوْلَاهُ زَادَتْ فِي الْوَقُوْدِ سَعِيْرًا

آتش ابراہیم انہی کی وجہ سے ٹھنڈی پڑ گئی
اگر وہ نہ ہوتے تو وہ اور شعلہ بداماں ہو جاتی

لَوْلَاهُ مَا خُلِقَ الْوُجُوْدُ بِاَسْرِهٖ
هٰذَا الْفَخَارُ وَلَا اَقُوْلُ نَكِيْرًا

آپ ﷺ نہ ہوتے تو کسی بھی چیز کا وجود نہ ہوتا

یہ فخر کی بات ہے انکار کا معاملہ نہیں

بُشْـــرًا لَّكُــمْ يَــا أُمَّـــةَ الْهَــادِيْ بِـــهٖ

يَـــوْمَ الْـــقِيَـــامَـــةِ جَـــنَّـــةً وَّحَـــرِيْـــرًا

ایسی ہدایت کرنے والے نبی ﷺ کی امت تمہیں مبارک ہو

بروز قیامت آپ ﷺ ہی کی وجہ سے ریشمی خلعتیں ہوں گی

فُـــضِّـــلْـــتُـــمْ حَـــقًّـــا بِـــأَشْـــرَفِ مُـــرْسَـــلٍ

خَيْـــرُ الْـــبَرِيَّـــةِ بَـــادِيًـــا وَّحَـــضُـــوْرًا

تم افضل المرسلین ہی کی وجہ سے فضیلت دیئے گئے ہو

جو ہی بہترین مخلوق ہو شہری ہو یا دیہاتی

صَـــلَّـــى عَـــلَـــيْـــهِ الـــلّٰـــهُ رَبِّـــي دَائِـــمًـــا

مَـــا دَامَـــتِ الـــدُّنْـــيَـــا وَزَادَ كَثِـــيْـــرًا

میرا پروردگار ہمیشہ ان پر درود بھیجے جب

تک کہ دنیا رہے آپ ﷺ پر رحمتیں برستی رہیں

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا کہ "اے نبی ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو شاہد بنا کر بھیجا یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اس کو جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کے لئے دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

فرمان الٰہیہ میں شاہد سے مراد سب پر شہادت دینے والا اور مبشر سے مراد کرامت و بزرگی کی بشارت ہے اور نذیراً سے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعیاً سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجاً منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لئے روشن چراغ بنا کر بھیجنا مراد ہے۔

اس آیت کا مفہوم یہ بھی ہے کہ شاہد سے مراد نبیوں کی گواہی دینے والا، مبشراً ولیوں کو بشارت دینے والا اور نذیراً بدبختوں کو ڈرانے والا، داعیاً تقویٰ داروں کو دعوت دینے والا اور

سراجاً منیراً صفیا اور اخیار کے لئے روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ شاہد گواہوں پر گواہی دینے والا، مبشر سجدہ گزاروں کے لئے بشارت دینے والا، نذیر انکار کرنے والے کو ڈر سنانے والا، داعی معبود کی طرف بلانے والا اور سراج منیر پل صراط پر روشنیاں بانٹنے والا قرار ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان سے یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے لئے گواہی دینے والا، مبشر موحدین کو بشارت دینے والا، نذیر منکرین کو خبردار کرنے والا، داعی ارادت مندوں کو بلانے والا اور سراج منیر واصل باللہ لوگوں کے لئے روشن چراغ ہو۔

ابن جوزی لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے نبی ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو شاہد یعنی اپنا گواہ بنا کر معبوث کیا، مبشر یعنی ہماری طرف سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا، نذیر یعنی ہماری طرف سے ڈرانے والا، سراج ہمارے وجود کے لئے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا، گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے حبیب ﷺ میں واحد ہوں اور آپ بشیر ہیں، میں خبیر ہوں اور آپ نذیر ہیں، میں قدیر ہوں اور آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں آپ گواہ ہیں، آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا، آپ بشارت دیں میں عزت افزائی کروں گا، میں کریم ہوں گا ہر اس ایمان دار مغفرت کرنے والے کے لئے جو آپ ﷺ کی تصدیق کرے گا۔ آپ ﷺ لوگوں میں انذار کریں اس لئے کہ میں سزا دینے پر قدرت رکھتا ہوں، خواہ میرے ساتھ شرک کا جرم ہو یا انکار و تکبر کا۔ آپ ﷺ لوگوں کو دعوت دیں اس لئے کہ میں قضا بالعدل کرنے والا ہوں اے سید البشر! میں آپ ﷺ کی وجہ سے ہر اس شخص کی دعا قبول کروں گا جو آپ ﷺ کا فرماں بردار ہوگا۔

علماء رحمھم اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل مجدہ نے اپنے حبیب ﷺ کا نام سراج رکھا اور سراج کے معنی سورج کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (نوح:١٦-١۵)

"کیا تم نہ دیکھ سکے کہ اللہ نے سات آسمانوں کو کس طرح طبق در طبق پیدا فرمایا اور چاند کو نور بنا کر اُن میں آراستہ فرمایا اور سورج کو چراغ بنایا"۔

سورج جس طرح زمین کو تابانیاں بخشتا ہے اس سے کہیں زیادہ احمد مصطفیٰ ﷺ ساری کائنات کو اُجالتے ہیں۔ یہ آپ ﷺ ہی کا نور تھا جس نے کفر و شرک اور طغیان و سرکشی کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا۔

آپ ﷺ وہ چراغ حق ہیں کہ آپ ﷺ کے نور سے تاریکیوں میں روشنی ملتی ہے۔ آپ ﷺ وہ مبشر ہیں کہ مسلمانوں کو آپ ﷺ ہی کے وسیلہ سے خوش خبری ملی۔ ان کے لئے اللہ کی طرف سے فضل عظیم ہے۔ آپ ﷺ کے ذکر رحمت کو سن کر ایمان کو قوت، دل کو نور اور آنکھ کو عرفان کی چمک ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ جل مجدہ نے آپ ﷺ کی محبت کو اپنی محبت سے پیوست کر کے، ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت، ان کے ذکر کو اپنا ذکر اور ان کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے ابوالحسن! تمہیں جاننا چاہئے کہ محمد ﷺ پروردگار عالمیاں کے رسول، نبیوں اور رسولوں کے خاتم، روشن پیشانیوں اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کے سردار ہیں۔ وہ اس وقت بھی نبی تھے جب آدم پانی اور مٹی میں تھے۔ وہ مسلمانوں پر رحیم اور گناہ گاروں کے شفیع ہیں۔ اللہ نے انہیں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا، کتاب اللہ نے انہیں رسول اللہ اور خاتم النبیین فرمایا۔

آپ ﷺ اس حوض کے مالک ہیں پیاسوں کی جو پناہ ہوگا، مقام محمود پر آپ ﷺ

فائز ہوں گے۔ آپ ﷺ سر الہیہ کے جاننے والے، لوائے حمد والے اور شفاعت عظمیٰ کے مالک ہیں۔ آپ ﷺ ہی امام، ہاشمی، قریشی، نبی، حرم والے، مکی، بطحی، اور تہامی ہیں۔ آپ ﷺ کا حسب یہ ہے کہ ابراہیمی ہیں۔ نسب یہ ہے کہ اسماعیلی ہیں، اصالتۃً آپ ﷺ آدم سے ہیں، فرعاً آپ ﷺ نزاری ہیں۔ آپ ﷺ کی شخصیت عالی تر ہے۔ وطن آپ ﷺ کا حجاز ہے۔ آپ ﷺ کا نور قمری اور دل رحمانی ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نہ دراز قامت اور نہ پستہ قد، سفید، پاکیزہ خو، گول چہرہ، گھنے بالوں والے، جسم انور پر جیسے مشک بکھیرے ہوں۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی اور کریم۔ جب کوئی آپ ﷺ کو سلام کرتا یا مصافحہ لیتا تو تین تین دن تک اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا۔ جو آپ ﷺ کو مسجد میں دیکھتا بدر منیر پاتا، جو آب وتاب سے روشن ہو۔ آپ ﷺ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس میں کیا لکھا تھا یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

ایسے شخص جو آپ ﷺ پر ایمان لائے، آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کرے اور آپ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے اس پر لازم ہے کہ ان کی اتباع کرے اور ان کی سنتیں اپنائے اور ان کی بیعت کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ

(الفتح:۱۰)

"بے شک وہ لوگ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں بے شک وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر"۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ

حَفِیْظًا ﴿۸۰﴾ (النسا: ۸۰)

”جو رسول کی اطاعت کرتا ہے سو سمجھو کہ اس نے اللہ کی اطاعت کر ہی دی اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا“۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران: ۳۱)

”محبوب! فرما دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا اور بخش دے گا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بڑا بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے“۔

آپ ﷺ خود ارشاد فرمایا کرتے تھے:

میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں۔ میں ہی سب سے پہلا شفیع اور مقبول الشفاعہ ہوں۔ سب سے پہلے میرے لئے ہی زمین شق ہوگی۔ قیامت کے دن مجھے ہی سب سے پہلے اللہ کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ہوگی۔ میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں، میں حبیب اللہ ہوں، میں نبی اللہ ہوں۔ نبی توبہ، نبی رحمت اور نبی ملحمہ ہونے کی سعادت مجھے ہی میسر ہے۔ میں کفر کا مٹانے والا، لوگوں کو جمع کرنے والا اور سب کے بعد آنے والا ہوں۔ سربستہ رازوں کو کھولنے والا آخری نبی، اللہ کا بندہ، بشیر، نذیر، امین، مامون اور رب العلمین کا رسول ہوں۔

اس میں کیا شک ہے کہ آپ مہر تاباں، ہادی برحق، مہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار نور مبین، برہان، شاہد، مبارک، نور الامم ہیں۔ آپ ﷺ لوگوں کے سردار، سید البشر، مخلوق پر ربی محبت کی دلیل، خیر الخلائق منبر اعلیٰ والے اور اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم حبیب الرحمٰن ہیں۔

نبیٌّ لَهٗ مِنْ مُرْسَلاتِ الرِّضَا تَبَا
وَاَذْكَى الْوَرٰى اُمًّا وَّ اَكْرَمُهُمْ اَبَا

آپ ﷺ وہ نبی ہیں جن کی خبر عظمت والے رسولوں نے دی
آپ ﷺ کی والدہ مخلوق میں پاکیزہ اور والد عزت والے ہیں

اَبِی الْقَلْبُ اِلَّاحُبُّ اَشْرَفِ مُرْسَلٍ
وَلٰكِنَّهُ سیف عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا

دل نے انکار کیا ہر چیز سے لیکن اشرف الانبیا
کی محبت سے وہ منکر نہ ہو سکا آپ ﷺ کا وجود
ایسی تلوار ہے جو حق سے کبھی تجاوز نہیں کر سکتی

نَبِیٌّ نَبِیُّهُ كَنْزُ فَضْلٍ وَّلَمْ يَزَلْ
بِتَوْشِيحِ تَرْشِيحِ الْعُلُومِ مُهَذَّبَا

آپ ﷺ ایسے نبی ہیں جو ہمیشہ سے فہم فضل کے خزانے
رکھنے والے ہیں اور پاکیزہ تربیت کے مالک ہیں

وَاَظْهَرَ فِي التَّعْجِيزِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ
وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ اَخْرَا بِهِمْ سَبَا

آپ ﷺ اپنی بلاغت سحر اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ سب
آپ ﷺ کے سامنے عاجز ہوتے ہیں اور فتح والے دن آپ ﷺ
کی نصرت ایسی ہوتی ہے کہ آپ کفار کو قیدی بنا لیتے ہیں

هُوَ الْمُصْطَفَى الْمَبْعُوثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً
عَلَيْهِ سَلَامُ اللّٰهِ مَا هَبَّتِ الصَّبَا

مصطفیٰ وہ مبعوث ہونے والے رسول ہیں جو تمام
انسانیت کے لئے رحمت ہیں جب تک باد صبا ہو
ان پر اللہ کی طرف سے رحمتوں کا نزول ہوتا رہے

حَلِیْمٌ عَظِیْمُ الْخَلْقِ وَالْخُلْقِ وَالْحِجٰی
بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبٰی
یہ خلق و خلق میں عظیم، بردبار اور عقل والے ہیں
خوشخبری دینے والے، ڈرانے والے، برگزیدہ ہیں

بِمَوْلَدِہٖ قَدْ شُرِّفَتْ مَکَّۃُ کَمَا
بِتُرْبَتِہٖ قَدْ شَرَّفَ اللّٰہُ یَثْرِبَا
مکہ آپ ﷺ کی ولادت سے یوں مشرف ہوا جیسے
مدینہ آپ ﷺ کے روضہء انور سے متبرک ہوا

تَبَاشَرَتِ الْاَکْوَانُ یَوْمَ وَلَادِہٖ
وَحَفَّتْ بِہِ الْاَکْوَانُ شَرْقًا وَّمَغْرِبَا
آپ ﷺ کے میلاد کے دن شرق غرب اور
سارے جہاں خوشیاں مناتے ہیں

وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَاءَ بِاَحْمَدٍ
فَاَھْلًا وَّسَھْلًا بِالْحَبِیْبِ وَمَرْحَبَا
آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن زمین نے آسمان سے
فخریہ کہا میں حبیب خدا ﷺ کو اھلا وسھلا اور مرحبا کہتی ہوں

آپ ﷺ کے بارے میں ایک دلچسپ روایت ملاحظہ ہو:

"اللہ تبارک وتعالٰی نے جب تمام مخلوقات کی تخلیق فرمائی۔ آسمانوں کو بلندی بخشی اور زمین کو بچھونا بنایا تو اپنے پرتو نور سے ایک مٹھی لی اور فرمایا تو محمد ﷺ ہو جا تو وہ نور ایک ستون کی صورت میں اس قدر بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک جا پہنچا، پھر اس نور نے بارگاہ ایزدی میں سجدہ کیا اور الحمد للہ پڑھا اس پر اللہ عز سبحانہ نے

ارشاد فرمایا:

اے نور یہی تو وہ علت تھی کہ میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد ﷺ رکھا۔ تجھی سے اب خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی پر رسالت کا سلسلہ مختتم ہوگا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کے نور کو چار جلووں میں تقسیم کیا۔ ایک سے لوح، دوسرے سے قلم پیدا فرمایا۔ حکم ہوا قلم کو کہ لکھ تو قلم ایک ہزار سال ہیبت سے کانپتا رہا، پھر قلم نے عرض کیا اے رب کیا لکھوں؟ فرمان صادر ہوا لکھ:

لا اله الا الله محمد رسول الله

قلم نے کلمہ طیبہ لکھا اور پھر ربانی ہدایت کے مطابق اس کی مخلوق کو لکھا۔ نسل آدم کے بارے میں لکھا جو اللہ کی اطاعت کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور جو نافرمانی کرے گا دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اُمت نوح علیہ السلام کے بارے میں بھی یہی لکھا اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا، جب باری رحمتہ مجتبیٰ ﷺ کی اُمت کی آئی تو قلم نے لکھا جس نے اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جو نافرمان ہوا۔ قلم لکھا چاہتا تھا کہ وہ جہنم رسید ہوا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی قلم ادب کر، اس پر قلم پھٹ گیا اور دست قدرت سے اس پر قط لگا، پھر قلم نے عرض کیا پروردگار لوح پر کیا لکھوں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لکھ:

"یہ امت گناہ گار ہے اور رب بخشنے والا ہے"۔

سید وھب بن منبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی تو آپ نے آنکھیں کھول کر جنت کی طرف دیکھا تو لکھا پایا۔

لا اله الا الله محمد رسول الله

آدم علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار تو نے کوئی ایسا بھی بنایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے بھی بڑا ہو۔۔۔۔۔۔ فرمایا:

آدم! ہاں وہ تیری اولاد میں سے ہے اگر وہ نہ ہوتا تو تجھے بھی نہ پیدا کیا جاتا پھر جو حوا علیہا السلام بنائی گئی تو آدم علیہ السلام نے اس سے عقد چاہا رب تعالیٰ نے فرمایا آدم اس کا پہلے مہر ادا کرو، عرض کی مولا! وہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تم محمد ﷺ نام والے پر دس مرتبہ درود بھیجو۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عز سبحانہ نے جس وقت ہمارے نبی ﷺ کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ جاؤ جہاں ان کی قبر ہونی ہے وہاں سے مٹھی بھر سفید مٹی لے آؤ اور مٹی لائی گئی پھر اسے جنت کی نہروں میں ڈبو کر آسمان وزمین میں پھیرا گیا۔ اس پر تمام فرشتوں نے آپ ﷺ کا مقام رفیع پہچان لیا۔ آدم اور ان کی نسل تو بعد کی بات ہے۔ نبی ﷺ کے مبارک نور کو سر عظمت میں رکھا گیا اور اس کے ساتھ ہی آپ کا اسم گرامی عرش پر لکھا۔ تخلیق آدم کے بعد یہی نور ان کی پیٹھ میں منتقل ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی صلب میں ایک عجیب ولطیف آواز سنی۔ عرض کیا پروردگار! یہ آواز کیسی ہے؟ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ خاتم الانبیاء کی تسبیح کی آواز ہے۔ یہ وہ ہیں جو تیری نسل سے ظاہر ہوں گے، میں انہیں پاک پیٹھوں میں رکھوں گا۔ آدم علیہ السلام نے عرش معلیٰ کی طرف نظر اٹھائی تو ساق عرش پر حضرت محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا پایا۔ دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ فرمایا: یہ نبیوں کے سردار ہیں اور تیری نسل سے ہوں گے، اگر یہ نہ ہوتے تو میں تجھے نہ پیدا کرتا۔ حضرت آدم کو شیطان نے جب وسوسہ میں مبتلا کیا اور آپ کا ہبوط علی الارض ہوا تو آپ نے آپ ﷺ کے نام کا وسیلہ پکڑ کر مناجات فرمائی۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور ساتھ ہی آواز آئی، اس وقت اگر تم سب اہل زمین کی شفاعت اس نام کے وسیلے سے

کرتے تو وہ بھی قبول ہو جاتی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جتنا وقت چاہا آپ ﷺ کا نور صلب آدم میں رکھا، جب حضرت حوا حاملہ ہوئیں تو یہ نور بطن حوا میں منتقل ہوا۔ آپ ﷺ کی کرامت کی وجہ سے اس بار حضرت حوا سے شیث علیہ السلام تنہا پیدا ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کا وقت آیا تو آپ نے حضرت شیث علیہ السلام سے ہاتھ پکڑ کر یہ پیمان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ نور مبارک جو شیث کی پیشانی میں ودیعت ہے وہ کسی پاک ماں کو منتقل کریں، اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مناجات فرمائی:

اے عرش کے پیدا کرنے والے رب!

سورج کو روشنی دینے والے معلیٰ!

مجھے پیدا کرنے والے خالق!

جس طرح تیرا علم ازلی ہے تو نے مجھے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں عہد لیا جس کی عزت کی دھوم ہر جانب ہے۔ اب وہ نور مجھ سے شیث کی جانب منتقل ہو گیا ہے۔ پروردگارا! اب تو ہی اس نور کا نگہبان ہے اور تو خود ہی اس پر گواہ بھی ہے۔

آپ اس دعا سے فارغ ہوئے تو جبرائیل ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر تشریف لائے اور کہا اے آدم "تم پر تمہارے رب کا سلام ہو"۔

وہ ارشاد فرماتا ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ لکھ کر دے دیں۔

حضرت شیث علیہ السلام نے عہد نامہ لکھا تو آپ کو دو سبز جنتی حلے پہنائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی "مخوائلہ بیضا" جو نہایت پارسا، حسین اور حضرت حوا کی شبیہ کی خاتون تھیں، کے ساتھ نکاح کر دیا۔ حضرت کی شب عروسی کے نتیجہ میں بی بی "انوش" سے حاملہ ہوئیں، وہ ہمیشہ آواز سنتی۔ اے بیضا! تمہیں مبارک اللہ تعالیٰ نے تمہارے شکم میں نور محمد ﷺ کو ودیعت کر دیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس وقت توبہ کی تو دعا میں عرض کی:

اے اللہ! محمد ﷺ کے ذریعے مجھے معاف فرمادے۔ اس پر اللہ جل مجدہ نے پوچھا تم نے نام محمد ﷺ کیسے معلوم کیا ہے؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: "میں نے جنت میں جا بجا تیرے نام کے ساتھ یہ نام لکھا پایا ہے، اس سے مجھے پتہ چلا یہ تیرے نزدیک نہایت عزت والی ذات ہے۔

نبی کریم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا:

"میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ سب سے پہلے میں ہی عالم وجود میں آیا، اس وقت کچھ نہ تھا پانی نہ مٹی اور جسم نہ آدم"۔

آپ ﷺ سے جب پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے کون پیدا کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا:

"سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا گیا اور پھر اللہ نے میرے نور سے ساری کائنات پیدا فرمائی"۔

نبی کریم ﷺ کے دادا جان عبدالمطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ پریشان ہو گئے۔ تمام کاہن آئے تاکہ تسلی دیں، حضرت نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ مجھ سے نور کی ایک زنجیر نکلی جو اتنی روشن تھی کہ آنکھیں چندھیائی جا رہی تھیں۔ اس کے چار کنارے ہیں: ایک زمین کے مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے، تیسرا آسماں سے جاملا ہے اور چوتھا زمین کے نیچے سے بھی آگے نکل گیا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ زنجیر سرسبز درخت بن گئی جس میں ہر قسم کے پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس کے نیچے دو ہیبت والے شخص ہیں، ان میں سے ایک کو میں نے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا "میں نوح علیہ السلام ہوں" دوسرے سے میں نے پوچھا تم کون ہو؟۔ اس نے کہا "میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں، ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے اس درخت کے نیچے آجائیں، جو تمہاری پیٹھ سے ظاہر ہوگا۔ تم خوش رہو تمہیں مبارک ہو"۔

یہ خواب سننے کے بعد کاہنوں نے کہا، یہ خواب تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے

لئے، اگر تمہارا خواب سچا ہے تو پھر تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو شرق و غرب اور بحر و بر کو دعوت دے گا۔ وہ ایک کے لئے باعث رحمت ہوگا اور دوسرے اس کی وجہ سے جہنم جائیں گے۔ حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تو عبدالمطلب بہت خوش ہوئے اور ارتجالاً یہ اشعار کہے۔

لَهُ النَّسَبُ الْعَالِي فَلَيْسَ كَمِثْلِهِ
حَسِيبٌ نَسِيبٌ مُنْعِمٌ مُتَكَرِّمُ

ان کا نسب اتنا بلند ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں
وہ حسب و نسب والے اور انعام و اکرام والے ہیں

أُقَدِّمُهُ فِي كُلِّ خَيْرٍ لِأَنَّهُ
إِذَا كَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِيبُ مُقَدَّمُ

ہر خیر کے معاملہ میں انہیں میں مقدم ہی رکھتا ہوں
جب بھی کسی کی تعریف ہوتی ہے وہ آگے نکل جاتے ہیں

جَمِيلٌ بِتَاجِ الْمَكْرُمَاتِ مُتَوَّجٌ
جَلِيلٌ بِآلَاءِ الْبَهَاءِ مُعَمَّمُ

آپ ﷺ صاحب جمال ہیں کرامت کا تاج پہننے والے ہیں
ایسے صاحب جلالت ہیں کہ نعمتیں گویا ان کی عمامہ پوش ہیں

فَمَا الْكَوْنَ إِلَّا حُلَّةٌ وَمُحَمَّدٌ
طِرَازٌ بِأَنْوَارِ النُّبُوَّةِ مُعْلَمُ

کائنات ساری ان کا حلہ ہے اور آپ ﷺ ایسا نقش ہیں
جس کے نشان انوار نبوت ہیں

لَهُ الشَّمْسُ وَالْبَدْرُ أَطَاعَتَا
كَذَا الضَّبُّ حَتَّى الظَّبْيُ جَاءَ يُسَلِّمُ

شمس و بدر دونوں ان کی اطاعت کرتے ہیں اور
گوہ اور ہرن تک جانور ان کو سلامی دیتے ہیں
بِبَعْثِہٖ الْاَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا
لَہٗ حَلَّلَ اللّٰہُ الَّذِیْ کَانَ یُحَرِّمُ
ان کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑا اور
ان کی وجہ ہی سے بہت سی حرام چیزیں بھی حلال ہوگئیں
فَلَوْلَاہُ مَا سَارَتْ لِطَیْبَۃَ نُوْقُنَا
وَلَوْلَاہُ مَا کَانَ الْحُدَاۃُ تَزَمْزَمُ
اگر وہ نہ ہوتے تو مدینہ شریف کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں
اور اگر وہ نہ ہوتے تو حدی خوانوں کی نغمہ سرائیاں بھی نہ ہوتیں
اَلَا قُلْ لِقَوْمٍ نَازِعُوْنَ اَرَدْتُّمْ
نَجَاۃً بِہٖ صَلُّوْا علیہ وَسَلِّمُوْا
جھگڑا کرنے والی قوم سے کہہ دو اگر تم ان کے وسیلہ
سے نجات چاہتے ہو تو مل کر ان پر درود و سلام بھیجو

حضرت محمد ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ جب بالغ ہوئے تو ہر قبیلے کی عورتوں کی طرف سے عموماً اور قریش کی عورتوں کی طرف سے خصوصاً نکاح کے پیغام موصول ہونے لگے۔ ہر گھر میں عورتوں کا پسندیدہ عنوان حضرت عبداللہ ہی بن گئے۔ حضرت عبدالمطلب کو پتہ چلا تو آپ نے اپنے باوقار فرزند سے فرمایا: بیٹے تم شکار کی غرض سے شہر سے نکل پڑو تا کہ عورتوں سے نجات ہو، چنانچہ حضرت عبداللہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت وہب خود فرماتے ہیں کہ ہم جنگل میں تھے کہ اچانک ستر یہودی گھڑ سوار تلواریں سونتے نمودار ہوئے۔ وہب نے ان سے پوچھا تمہاری غرض کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے

ہیں۔ وہب نے کہا انہوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ کہنے لگے کچھ نہیں، بجز اس کے کہ ان کی پشت سے آخری نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہوگا۔ ہم سرے سے ہی اس شخص کو قتل کر دینا چاہتے ہیں جس سے اس نبی نے ظاہر ہونا ہے۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم باتوں میں ہی مشغول تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر ظاہر ہوا، جس نے تمام یہودیوں کو ختم کر ڈالا۔ حضرت عبداللہ اور وہب نے واپس آ کر تمام قصہ عبدالمطلب کو سنایا۔

حضرت عبدالمطلب کو تشویش ہوئی اور پسند فرمایا کہ حضرت عبداللہ کا نکاح ہو جائے۔ وہب سے مشورہ لیا تو وہب نے کہا میری ایک آمنہ نامی بیٹی ہے۔ آپ اپنی اہلیہ محترمہ کو بھیجئے تاکہ وہ اسے دیکھ لیں، اگر عبداللہ کی والدہ نے میری بیٹی پسند کر لی تو میں اسے بطور باندی پیش کروں گا۔ اس پر عبدالمطلب کی زوجہ محترمہ وہب کے گھر گئیں، دروازہ کھٹکھٹایا، گھر والوں نے اھلاً کہا اور استقبال کرتے ہوئے کہا "عرب خواتین کی سیدہ تو نے ہمیں خوش کر دیا ہے، غالباً تم عبداللہ کے نکاح کی غرض سے ہمارے ہاں آئی ہو۔ تم نے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں۔

حضرت عبداللہ کی والدہ نے کہا: خدا کی قسم میری آمد کی غرض یہی ہے۔ وہب کے کنبہ نے کہا ہماری خوش بختی ہے کہ ہماری بچیاں عبدالمطلب کے گھر جائیں۔ حضرت عبداللہ کی والدہ نے حضرت سیدہ آمنہ کو دیکھا تو کوکب درخشاں کی مانند پایا۔ آپ واپس ہوئیں اور حضرت عبدالمطلب سے سیدہ آمنہ کی تعریف کی۔ حضرت عبدالمطلب نے اہل وہب کو بلا کر کہا: مہر اور نکاح کی شرطیں طے کی جائیں۔ حضرت وہب نے جو مطالبہ رکھا، اس پر حضرت عبدالمطلب راضی ہوگئے اور اس طرح حضرت عبداللہ کا نکاح سیدہ آمنہ سے ہوگیا۔

حضرت عبداللہ عفت وطہارت کا مجسمہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر مصیبت سے محفوظ رکھا تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت فاطمہ بنت مر نے ان کو دعوت گناہ دی اور کہا کہ اگر تم مجھ سے ہم بستری کرو تو میں تمہیں سو اونٹ دوں گی۔ حضرت عبداللہ نے ارتجالاً جواب میں کہا:

اَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهُ
وَالْحِلُّ لَاحِلَّ فَاسْتَبِيْنَهُ
فَكَيْفَ بِالْاَمْرِ الَّذِیْ تَنْوِيْنَهُ
يَحْمِی الْكَرِيْمُ عِرْضَهُ وَدِيْنَهُ

حرام کے ارتکاب سے بہتر یہ ہوتا ہے کہ آدمی مر جائے
اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقیناً میں جان سکوں
عورت تیری خواہش کو کیسے پورا کیا جاسکتا ہے اس لئے کہ
ہر شریف آدمی اپنے دین اور اپنی عزت کو بچایا کرتا ہے

رجب کی چار تاریخ تھی جب حضرت عبداللہ نے سیدہ آمنہ سے زفاف میں بسر فرمائی۔ قریش کی عورتیں حسد سے جل گئیں اور نور رسول ﷺ کے نہ پانے کے صدمہ میں تقریباً ایک سو خواتین لقمہ اجل بن گئیں۔ حضرت عبداللہ کا گزر ایک مرتبہ اسی خثعمیہ عورت فاطمہ پر ہوا لیکن اس مرتبہ اس نے حضرت عبداللہ کی طرف کوئی توجہ نہ دی اس پر حضرت نے اس سے کہا:

”اے فاطمہ کیا آج بھی تمہاری وہی خواہش ہے جو کل تھی“۔

اس نے کہا:

”قد کان مرۃً والیومَ لَا“

”اس دن تھی مگر آج نہیں“۔

اس وقت سے یہ جملہ ضرب المثل بن گیا۔

فاطمہ نے حضرت عبداللہ کو غور سے دیکھا اور کہا اے نوجوان! تم نے یہاں سے جانے کے بعد کون سا کام کیا ہے، آپ نے فرمایا آمنہ سے نکاح کیا ہے۔

فاطمہ نے کہا:

اے نوجوان!

”میں نہ حرام کار ہوں اور نہ حسد کرنے والی عورت ہوں۔ میں نے آپ کی پیشانی میں نور نبوت دیکھا تھا اور خواہش پیدا ہوئی تھی کہ وہ نور میرے بطن میں ظاہر ہو لیکن ایسا نہ ہو سکا“۔

عبداللہ! جا کر اب اپنی بیوی کو خوشخبری دو کہ وہ کائنات کے سب سے چنیدہ شخص اور ایک نبی سے حاملہ ہو گئی ہیں۔

خُذُوا لِی أمَانًا مِنْ لَوَا حِظِهَا النُّجلِ
وَإلا سَلُوهَا مَنْ أحَلَّ لَهَا قَتلِی

میرے لئے اس کی خوبصورت اور کشادہ آنکھوں سے پناہ لو ورنہ
اس سے پوچھ لو میرا قتل اس کے لئے کس نے حلال کیا ہے

فَلَوْ عَلِمَتْ مَاذَا أُلَاقِی مِنَ الأسیٰ
لَمَا حَلَّلَتْ هَجْرِی كَمَا حَرَّمَتْ وَصلِی

اگر اسے میرے دکھوں اور راہ محبت میں پہنچنے والے صدموں
کا احساس و علم ہوتا ہے تو وہ مجھ سے دور رہنے کو بھی حلال
نہ کرتی جیسے کہ اس نے مجھ سے ملنے کو حرام کر رکھا ہے

فَرِیدَةُ حُسْنٍ لَا یُرَیٰ قَطُّ مِثْلُهَا
كَمَا لَا یُرَیٰ بَینَ الْوَرَیٰ عَاشِقٌ مِثْلِی

وہ حسن میں ایسا دریکتا ہے جس کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئی
بالکل ایسے ہی جیسے مخلوق میں میری مثل کوئی عاشق نہیں

أرَیٰ جَوْرِهَا عَدْلًا إذَا حَكَمَتْ بِهِ
فَتَا هِیكَ مِنْ جَوْرٍ وَنَا هِیكَ مِنْ عَدْلِ

میں اس کے ظلم کو بھی عدل تصور کرتی ہوں جب وہ
اس پر تل جائے تو اندازہ کر لیا جائے کہ جب وہ
ظلم سے منع کرے میں اس کے عدل کو کیا سمجھوں گی

مُبْرَتَعَۃٌ تَجَلّٰی عَلٰی ذَالِکَ الْجِنٰی
هِیَ النُّورُ وَلٰکِنْ ضَلَّ فِی حُبِّهَا عَقْلِیْ

جو اس چراگاہ میں ہے وہ اس پر جھرمٹ کیے ہوئے ہے
بلاشبہ وہ روشنی ہے لیکن ہر عقل اس کی محبت میں بھٹک گئی ہے

مَتٰی یَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِیْنِهَا
وَیَجْمَعُ قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّیْ بِهَا شَمْلِیْ

اس کا شوق رکھنے والا نہ جانے کب اس کی درخشاں اور خوبصورت
پیشانی کو دیکھے گا اور نہ جانے کب میرا رب میری موت
سے پہلے میری پریشانیوں کو جمعیت خاطر میں بدلے گا

وَاَسْعٰی اِلٰی ذَاکَ الضَّرِیْحِ مُسَلِّمًا
عَلٰی مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰی سَائِرِ الرُّسُلِ

نجانے اس کی تربت کو سلامی دینے میرا اس کی جانب کب جانا ہوگا
ہاں وہاں ایسا رسول ہے جو سب رسولوں سے شان و منزلت میں رفیع ہے

اَقُوْلُ لَهٗ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَا
وَمَنْ فَضْلُهٗ قَدْ عَمَّ فِی الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ

میں ان سے عرض گزار ہوں گا اے کوثر ولوا
کے مالک اور اے وہذات جس کا فضل و
کرم شدید اور مسلسل ہر حالت میں ارزاں ہوتا ہے

دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاتِ فَاَقْبَلَتْ
وَحَنَّ اِلٰی لُقْیَاكَ جِزْعٌ مِنَ النَّخْلِ

آپ ﷺ وہ ہیں کہ جنگل کے درخت بھی آپ ﷺ کے بلانے پر حاضر ہوئے اور ستون حنانہ نے آپ ﷺ کے فراق میں گریہ وزاری کی

یُصَبِّرُنِیْ مِنْكَ الْعَذُوْلُ وَ اِنَّنِیْ
مِنَ الْوَجْدِ لَا اَصْغٰی لِلَوْمٍ لَا عَذْلٍ

ملامت کرنے والا مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ جدائی کے صدمہ نے میری حالت یہ کردی ہے کہ مجھے اب ملامت اور سزا دونوں کی پروا نہیں

كَاَنَّ عَذُوْلِیْ فِیْكَ یَا شَافِعَ الْوَرٰی
اَبُوْلَهَبٍ فِی الْعَقْلِ وَهُوَ اَبُوْ جَهْلٍ

اے مخلوق کی شفاعت کرنے والے جو لوگ آپ کی محبت میں مجھے ملامت کرنے والے ہیں وہ اپنی عقل اور سوچ میں ایسے ہیں جیسے ابولہب اور ابوجہل تھے

اَقُوْلُ لِنَفْسٍ طَالَبَتْنِیْ بِعِزِّهَا
وَكَیْفَ تُرِیْدُ النَّفْسُ عِزًّا بِلَا ذُلٍّ

میں عزت کے طالب نفس سے کہتا ہوں اے نفس بغیر ذلت کے کبھی عزت حاصل نہیں ہو سکتی

تُرِیْدِیْنَ اِدْرَاكَ الْمَعَالِیْ رَخِیْصَةً
وَلَا بُدَّ دُوْنَ الشَّهْدِ مِنْ اِبَرِ النَّخْلِ

کیا تو اعلیٰ مرتبے بغیر کسی مصیبت کے یونہی حاصل کرنا چاہتا ہے جانتا نہیں کہ شہد کے حصول

سے پہلے مکھیوں کے ڈنک سے دوچار ہونا پڑتا ہے

قَطَعْتُ زَمَانِی بِامْتِدَاحِی مُحَمَّدًا
وَسِیْرَتُہٗ بَیْنَ الْوَرٰی اَبَدًا شُغْلِیْ

میں نے ساری عمر حضور ﷺ کی نعت گوئی میں بسر کی ہے
لوگوں میں ان کی سیرت کا بیان ہمیشہ میرا مشغلہ رہا

وَمَنْ اَنَا حَتّٰی اَنْ اَکُنْ مَادِحًا لَہٗ
وَمَدَحَ الٰہُ الْعَرْشِ جَلَّ عَنِ الْمِثْلِ

میں کون ہوں کہ ان کی نعت کہوں جبکہ عرش والا
خدا خود ہی ان کی بے مثال تعریف فرما رہا ہے

عَلَیْہِ صَلٰوۃُ اللّٰہِ مَا لَاحَ بَارِقٌ
سَحِیْرًا عَلٰی وَادِی الْمُحَصَّبِ وَالْاَثْلِ

جب تک بجلیاں چمکیں ان پر اللہ درود بھیجے
اور ہر صبح وادی محصب اور جھاؤ کے درختوں پر
ان کی نسبت سے رحمتیں نازل ہوتی رہیں

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم کی پیٹھ میں رکھ کر زمین میں اتارا اور نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور ابراہیم کے ساتھ آگ میں ڈالا، اسی طرح اپنے والد عبداللہ تک پشت در پشت منتقل ہوا“۔

گویا اس طرح آپ ﷺ کا سلسلہء نسب یہ ہوا:

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد

بن عدنان۔

یہاں تک تمام مورخین کا اتفاق ہے اس سے اوپر اجداد کے اسماء گرامی میں علماء اختلاف رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب پسند فرمایا کہ پشتوں میں ودیعت کیا ہوا وہ خزانہ ظاہر فرمائے اور ایک عالم اس سے مستفیض ہو تو اس نور مبارک کے ظہور پر نشانیاں متجلی فرمائیں۔ ساری کائنات کو خوش خبری سنائی گئی۔ آسمانوں میں ہر جانب منادیاں ہوئیں، کہا گیا:

اے عرش انوار کی پوشاک پہن۔۔۔!!

اے کرسی افتخار کا لباس لے۔۔۔!!

اے سدرہ المنتہیٰ روشن ہو جا۔۔۔!!

اے جنت کی حورو آراستہ ہو۔۔۔!!

اے قدسیو کمر خدمت کسو اور عرش کے گرداگرد حلقہ بنالو۔۔۔!!

اے رضوان جنت ابواب جنت کھول دو۔۔۔!!

اے ملک دوزخ درہائے جہنم بند کرلو۔۔۔!!

آج وہ پنہاں نور جو میرے خزانوں میں ازل سے محفوظ آرہا ہے بطن آمنہ میں منتقل ہو رہا ہے، پھر لوح اقتدار پر اقلام اقدار اس پاکیزہ نطفہ اور در مصطفیٰ کے استقرار پر جاری ہوئیں تو آمنہ صدیقہ کے بطن مبارک میں اس نور نے قرار فرمایا؛ پھر ہر سو آواز دی گئی کہ ملائکہ اعلیٰ کو خوشبوؤں سے معطر کردو۔ ملائکہ جن محرابوں میں عبادت کرتے ہیں وہاں عطر بکھیر دو۔ جو مقرب فرشتے ہیں ان کی ضیافت کے لئے جانمازیں بچھادو، اس لئے کہ اس ماہ اس کا جلوہ ظاہر ہوگا، جو روشن معجزات اور تاباں نشانیوں والے ہیں اور ۱۲۔ ربیع الاوّل کو پیر کی شب سبع مثانی والے کا ظہور ہوگا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ جب سیدہ آمنہ طاہرہ زکیہ کا بطن اطہر اس مدت کو جا پہنچا جو حاملہ عورتوں کے شمار سے ہوتا ہے، تو پہلے مہینے میں سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے اور سیدہ کو

خوشخبری سنائی کہ "تم جہاں میں سب سے اونچی ذات کے حمل سے ہو"۔

دوسرا مہینہ ہوا تو ادریس علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا "تم قدر و منزلت والے سے حاملہ ہو"۔

تیسرے ماہ نوح علیہ السلام نے بشارت دی کہ "تم مدد والی ذات کے حمل سے ہو"۔

چوتھا مہینہ ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام خواب میں آئے اور "نوید جاں فزا سنائی کہ تم عزت وکرامت والی ذات سے حاملہ ہو"۔

پانچویں مہینے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خوشخبری سنائی کہ "تم ہیبت و دبدبہ والے صاحب سے حاملہ ہو"۔

چھٹا ماہ داخل ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام خواب میں آئے اور فرمایا "تمہیں عظمت و فضیلت والے صاحب قلب سلیم مبارک ہوں"۔

ساتواں مہینہ ہوا تو داؤد علیہ السلام نے بشارت دی "سیدہ! تم اس سے حاملہ ہو جو بلند لوا والے کوثر کے مالک ہیں"۔

آٹھویں مہینے سلیمان علیہ السلام نے خواب میں آ کر فرمایا کہ "بی بی! تم خاتم الانبیاء و المرسلین سے حاملہ ہو"۔

اور نویں مہینے عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی کہ "تم خوبصورت چہرے والے، فصیح زبان والے اور دین صحیح والے سے حاملہ ہو"۔

نعت شریف

يَا مَوْلِدًا قَدْ حَوىٰ عِزًّا وَّ اِقْبَالًا

بِوَصْفِهٖ يَبْلُغُ الْعُشَّاقُ اٰمَالًا

اے ولادت سعادت والے عزت اور اقبال سب

کچھ پر تو حاوی ہے تیری نعت گوئی ہی سے
چاہنے والوں کی امیدیں پوری ہوتی ہیں

یَا مُدَّعِی الْحُبِّ فِیْہِ وَھُوَ ذُوْوَلَہٍ
وَفِیْ ھَوَاہُ جَفَا اَھْلاً وَّ اَطْلَالَا

اے محبت کا دعویٰ کرنے والے یہی تو ہیں جو
محبت کے لائق ہیں ان کے سوا کسی دوسری محبت
میں مبتلا ہو کر اور گھر بار چھوڑ کر ظلم نہ کر

اِنْ کُنْتَ تَعْشِقُہُ مُتْ فِیْ مَحَبَّتِہٖ
فَنُوْ لَہُ الْقَلْبِ مُشْتَاقٌ اِلَّا لَا

اگر تجھے ان سے پیار ہے تو تیری موت ان کی
محبت ہی میں ہونی چاہئے اس لئے کہ چاہنے
والے دل یا چاہتے ہیں یا پھر رہتے ہی نہیں

اَلنُّوْقُ تَعْشِقُہُ وَجْدًا وَتَقْصِدُہٗ
شَوْقًا وَتَطْلُبُ مِنْ رُؤْیَاہُ اِجْلَالَا

اونٹنیاں تک ان کی محبت میں سرشار ہیں ان کے شوق کا
مقصد وہی ہیں ان کی زیارت سے وہ عظمت کی طالب ہوتی

مُشْتَاقَۃٌ عَشِقَتْ مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ
وَیَقْطَعُ الشَّوْقُ مِنْھَا فِیْہِ اَوْصَالَا

وہ انہی کی مشتاق ہیں اور ان کا عشق ایک ایسی ذات
سے ہے جن کی مثال کا کوئی نہیں، وہ ان کے شوق
میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہیں

اِیَّاکَ وَالْعَذْلَ مَنْ فِی الْکَوْنِ یَشْبَھُہٗ
قَدْ فَاقَ فِی الْحُسْنِ اَشْکَالاً وَّ اَمْثَالاً

انصاف چاہیے جہاں میں ان کے مشابہ کون ہو سکتا ہے
بلا شبہ وہ شکل و صورت میں ہر حسین پر فوقیت رکھتے ہیں

اِنْ جِئْتَ بَانَ النُّقٰی اَوْ جِئْتَ مَرْبَعَۃً
فَحُطَّ یَا حَادِیَ الْعِیْسِ اَحْمَالاً

جب تو محبوب کی منزل پر پہنچ جائے تو اے حدی خوان
اپنا سفر منقطع کر دے اور سواریوں کے بوجھ اتار پھینک

ضَاعَ الزَّمَانُ وَلَمْ اَنْظُرْ مَنَازِلَہٗ
وَمَا رَأَیْتُ بِذَاکَ الشِّعَبِ اَطْلَالاً

وقت گزر گیا اور میں اچھی طرح ان منزلوں کو دیکھ نہ پایا
بلکہ محبوب سے منسوب پہاڑی ٹیلوں کی زیارت بھی نہ کر سکا

ذَنْبِیْ یُقَیِّدُنِیْ وَالْقَیْدُ یُقْعِدُنِیْ
وَقَدْ حَمَلْتُ مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالاً

میرے گناہ میرے وہ بند ہیں جنہوں نے مجھے قیدی بنا رکھا ہے اور بلا شبہ میں نے گناہوں کے انبار لاد رکھے ہیں

لٰکِنَّنِیْ فِیْ غَدٍ اَرْجُوْہُ یَشْفَعُ لِیْ
مُحْسِنُ ظَنٍّ بِخَیْرِ الْخَلْقِ مَا زَالاً

لیکن میں کل ان سے امید رکھوں گا کہ وہ میری شفاعت فرمائیں، یہ میرا وہ حسن ظن ہے جو خیرالخلائق ﷺ سے میں نے ہمیشہ رکھا ہے

فَقَدْ لَجِئْنَا اِلٰی بَابِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ
یَلْجَاءُ اِلَیْهِ یَرَیٰ رَخَاءً وَّاِقْبَالا

ہم اب اس کریم کے دروازہ پر آئے ہیں جہاں جو
آئے کشائش پاتا ہے اور اقبال مند ہوتا ہے

ھُوَ النَّبِیُّ الَّذِیْ ضَاءَ الْوَجُوْدُ بِهٖ
وَاَفْرَحَ الْقَلْبُ فِیْ ذِکْرَاهُ اِجْمَالا

وہ نبی ﷺ ہیں جن سے سارا جہاں روشن ہے
ان کا ذکر اجمالی بھی ہو تو دل خوش ہو جاتا ہے

بِحَقِّهٖ یَا اِلٰهِیْ جُدْ لَنَا کَرَمًا
عَفْوًا وَّ صَفْحًا وَ اِکْرَامًا وَّ اِجْلَالا

میرے معبود ان کے طفیل ہم پر کرم فرما، ہم سے درگذر کر
اور ہمیں اکرام اور اجلال کی دولت سے مالا مال فرما

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُ الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰی
اَهْلِیْهِ وَ الصَّحْبِ اَبَادًا وَّ اٰزَالا

عرش کے مالک ان پر اور ان کی آل،
اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ درود بھیج

حضرت سیدہ آمنہ طاہرہ کے بطن مبارک میں نور مبارک کے نو مہینے پورے ہو گئے تو ربیع الاول کی پہلی رات کو حضرت سیدہ کو خاص قسم کی خوشی محسوس ہوئی اور دوسری رات کو آرزو کے پورا ہونے کی خوشخبری دی گئی۔ تیسری رات ملائکہ کی تسبیحوں کی آواز سنی۔ چوتھی رات کو اپنی سعادت ہویدا ہوئی۔ پانچویں رات میں دائمی خوشی کا مژدہ ملا اور یہ وقت ایسا تھا کہ بی بی نہ کمزور رہیں اور نہ سست۔ جب چھٹی رات ہوئی تو تکان اور تکلیف کلیتہً جاتی رہی۔ ساتویں رات حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، انہوں نے اچھے نام والے خوبصورت نسبت والے اور عظیم نبی کی بشارت سنائی۔ آٹھویں رات میں فرشتوں نے ان کا طواف کیا جب وضع حمل کا وقت قریب آیا تو نویں رات ظہور نور ہوا۔ دسویں رات میں ولادت نبوی کی خوشی میں پرندوں نے راگوں کے ساتھ چہچہانا شروع کر دیا۔ گیارہویں رات ہوئی تو فرشتوں نے حمد وثنا کے غلغلے بلند کئے۔ بارہویں شب تھی جب کسی کہنے والے نے سیدہ آمنہ سے کہا ''بی بی! تمہیں مبارک ہو آج تم ایک عظیم فرزند تولد کرو گی جب وہ ماہ نبوت ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد ﷺ رکھنا''۔

جب نور محمد ﷺ افق وجود پر ظاہر ہوئے تو ان آوازوں سے وادیاں گونج اٹھیں۔ کسی نے کہا ''اے کوہ ابوقبیس! یہ آنے والے صاحب فراست اور خوشیوں کے مالک ہیں۔ اے جبل حرا! یہ ولادت خیر الوریٰ کی ہوئی ہے۔ اے عرفات کے پہاڑ! آج ہلاکتوں سے نجات دینے والے دنیا میں آئے ہیں۔ اے مقام خیف! آج تیرے پہلو میں عظیم مہمان کا جلوہ رونما ہوا ہے۔ اے صفا و مروہ کی پہاڑیو! یہ آنے والے نبی مصطفیٰ و مجتبیٰ ہیں۔ اے زمزم! پہچان یہ عظیم الشان نبی کی ولادت کا دن ہے۔ اے آسمانو! معجزات و آیات کے مالک کی آمد پر فخر کرو اور اے زمینو! اولین اور آخرین کے سردار کی ولادت پر خوشیاں مناؤ''۔

صبح ولادت طلوع ہوئی تو ایک علم مشرق میں، ایک علم مغرب میں اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا۔ شیطان سنگ سار ہوا۔ بت سر کے بل گر پڑے۔ آتش کدہ فارس جو ہزار سال سے روشن تھا، ٹھنڈا پڑ گیا۔ احمد مجتبیٰ کی میلاد کی ہیبت تھی کہ قیصر کسریٰ میں زلزلہ بپا ہو گیا۔ دریائے ساویٰ خشک ہو گیا۔ وادی سماویٰ میں پانی جوش مارنے لگا۔ بی بی آمنہ کو ستاروں نے جھک کے سلامی دی۔ سیدہ کو جب دردزہ معلوم ہوا تو آپ نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے رازوں کے جاننے والے رب کے سامنے پھیلا دیئے اور فرمایا: ''رب اس وقت میرے پاس عبد مناف کی کوئی عورت نہیں''۔ ابھی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ آمنہ کا گھر خوبصورت، طویل القامت، سیاہ زلف والی اور سرخ گالوں والی عورتوں سے بھر گیا، وہ آمنہ کی بلائیں لیتیں اور

کہتیں! آمنہ تم فکر نہ کرو ہم جنتی حوریں ہیں، ہمیں اللہ تعالٰی نے مولود مسعود سے برکت لینے کے لئے بھیجا ہے۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ "اس کے بعد پھر میرے سامنے ایک پرندہ نمودار ہوا اور اس نے ایک نرم و نازک جوان کی صورت اختیار کرلی اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا جس میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار مشروب تھا، اس نے وہ پیالہ مجھے تھما دیا کہ یہ پی لو، پس میں نے وہ شربت پی لی۔ اس کے بار بار کے اصرار پر میں بار بار پیتی رہی پھر اس نے اپنا نورانی ہاتھ میرے بطن پر پھیر کر کہا اے سید المرسلین! تولد فرمایئے۔ اے خاتم النبیین! ظہور فرمایئے۔ اے رحمۃ اللعالمین! جلوہ فگن ہوجایئے۔ اے نبی اللہ ﷺ قدوم میمنت لزوم سے کائنات کو رونق بخشئے، اے اللہ کے رسول تشریف لایئے! اے خیر الخلائق کائنات کو روشنی بخشئے، بسم اللہ اے محمد بن عبداللہ رونق افروز ہوجایئے پھر حضور ﷺ بدر منیر کی طرح جہاں میں جلوہ افروز ہوئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

اس کے بعد پڑھنے والے نے یہ اشعار پڑھے۔

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ
وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

خدا کے حبیب پیدا ہوئے ان کی مثل کبھی کوئی نہ پیدا ہوگا
وہ ایسے حبیب ہیں ان کے رخسار گلگوں ہیں

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا وَّ مُطَیَّبًا
وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ

ایسے حبیب پیدا ہوئے جن کی آنکھیں سرگیں اور وجود خوشبو خوشبو ہے اور رخسار ایسے ہیں کہ نور جلوہ نما ہے

وَلَدَ الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُکِرَ التُّقٰی

كَلَّا وَلَا ذُكِرَا الْحِمٰی وَالْمَعْهَدُ

اگر وہ حبیب پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی

تقی ، حمی اور معھد کا تذکرہ نہ ہوتا

هٰذَا الَّذِیْ لَوْلَاهُ مَا ظَهَرَ الْقُبَا

كَلَّا وَلَا كَانَ الْمُحَصَّبُ يُقْصَدُ

یہ وہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو قبا کا ظہور بھی

نہ ہوتا اور محصب کا بھی کوئی قصد نہ کرتا

هٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَيْهِ غَزَالَةٌ

وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدُ

یہ وہ ہیں کہ ہرن آپ کے پاس فریادی ہو کر آیا اور کھجور

کے تنے نے گواہی دی کہ آپ ہی تعریف کئے گئے ہیں

هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ حَقِيْقَةً

هٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَسَيِّدُ

یہ رسولوں کے حقیقت میں امام ہیں اور ایسے

سردار کہ نبوت آپ پر ختم کر دی گئی ہے

اِنْ كَانَ يُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ جَمَالُهُ

وَاللّٰهِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْهُ اَزْيَدُ

یوسف حسن میں اگرچہ ہر ایک سے بڑھ

گئے ہیں لیکن قسم اللہ کی یہ ایسے محبوب ہیں

کہ ان کا حسن ان سے بھی زیادہ ہے

لَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ أُعْطِيَ رُشْدَهُ
بِاللّٰهِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْهُ أَرْشَدُ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اگرچہ
ہدایت دی گئی ہے لیکن یہ ایسے مولود ہیں
کہ ان سے بھی آگے نکل گئے ہیں

لَوْ كَانَ قَدْ أُعْطِيَ الْمَسِيحُ عِبَادَةً
فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ أَجَلُّ وَأَعْبَدُ

عیسیٰ علیہ السلام کو اگر جذبہ عبادت دیا گیا ہے تو
محمد ﷺ اس میں بھی سب سے بزرگی رکھنے والے ہیں

هَذَا الَّذِيْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَابِسٌ
وَنَفَائِسٌ فَنَظِيرُهُ لَا يُوْجَدُ

یہ وہ ہیں جنہیں نفیس اور جنتی خلعت عطا کی گئی
ہے ان کی نظیر کہاں پائی جا سکتی ہے

جِبْرِيلُ نَادَى فِيْ مِنَصَّةِ حُسْنِهِ
هَذَا مَدِيحُ الْكَوْنِ هَذَا أَحْمَدُ

جبرئیل نے اپنے مقام حسن سے آواز دی یہ وہ ہیں
جو کائنات کے ممدوح ہیں یہ احمد ہیں

يَا عَاشِقِينَ تَوَلَّهُوا فِيْ حُبِّهِ
هَذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِيلُ الْمُفْرَدُ

اے عشاق ان کی محبت میں وارفتہ ہو جاؤ
اس لئے کہ یہ حسن و جمال میں یکتا ہیں

سِيْرُوْا بِنَجْدٍ وَّاسْمَعُوا الْحَادِيْ بِكُمْ

يَحْدُوْ وَيُعْلِنُ بِالْحُوْنِ وَيُنْشِدُ

نجد میں جا کر دیکھو اور سنو حدی خوان مختلف معنوں

میں کیا گا رہے ہیں اور کیا اعلان کر رہے ہیں

وَيَقُوْلُ يَا عُشَّاقُ هٰذَا الْمُصْطَفٰے

وَيَقُوْلُ يَا مُشْتَاقُ هٰذَا الْاٰنَ نَجْدُ

اور کہتے ہیں اے محبت میں وارفتہ لوگو! یہ مصطفیٰ

ہیں یہ سب سے بلند رتبہ رکھنے والے ہیں

يَا نَازِلِيْنَ الْمُنْحَنٰى فِيْ شَرْعِكُمْ

اِنَّ الْمُتَيَّمَ بِالْفِرَاقِ يُهَدَّدُ

اے منحنی میں مہمان بننے والو! بے شک

تمہاری راہوں میں عشق کا ارادہ

کرنے والے کو ڈرایا جاتا ہے

يَا مَوْلِدَ الْمُخْتَارِ كَمْ لَكَ مِنْ ثَنَاءٍ

وَمَدَائِحٍ تَعْلُوْ وَذِكْرٌ يُوْجَدُ

اے صاحب میلاد کتنی ہی آپ کی تعریفیں اور نعتیں

ہیں اور آپ کا ذکر جمیل کیسے ہر جگہ موجود ہے

لَمْ يَاْتِ فِيْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهٗ

فِيْمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُسْنَدُ

گذشتہ دور میں آدم کی اولاد میں ان جیسا کوئی

نہیں ہوا یہ بات بڑی پختہ ہے

قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِأَسْرِهِمْ
وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهُ لَا يُوْلَدْ
آسمان کے جمیع فرشتوں نے مل کر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے
ان کی مثل اب کوئی نہ پیدا ہو گا
صَلُّوْا عَلَيْهِ بِكُرَةٍ وَّعَشِيَّةً
اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَزِيْدُوْا
ان پر صبح و شام درود مع السلام بھیجو بلکہ ہو
سکے تو ہزاروں مرتبہ سے بھی زیادہ پڑھو ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اس حال میں پیدا ہوئے کہ سجدہ کناں تھے اور چشم مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ فرمارہے تھے۔ یہ روایت بھی ہے کہ آپ ﷺ نے پیدائش کے فوراً بعد قرب الٰہی کے مصلے پر سجدہ کیا۔ حضرت سیدہ آمنہ نے دردزہ بالکل محسوس نہ فرمایا۔ میلاد شریف کے بعد مقرب فرشتوں نے آپ ﷺ کو اٹھا لیا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے۔ آپ ﷺ کے نور سے جہاں کا ہر گوشہ بھر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سر پر کرامت کا تاج رکھا۔ آپ ﷺ سرمہ لگائے ہوئے دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ سیدہ طاہرہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو حسن و جمال سے متحیرہ ہو گئیں۔ بلاشبہ آپ ﷺ شوکت، وقار اور دبدبہ کی خلعتوں میں ملبوس تھے۔ فرشتوں نے آپ ﷺ کو جھرمٹ میں لیا ہوا تھا۔ کسی کہنے والے نے کہا ان کو بحر و بر اور شرق و غرب اور خلوت و جلوت میں لے جاؤ تا کہ آپ ﷺ کی ولادت اور اسم گرامی کی معرفت ہر سو عام ہو جائے اور ہر ایک آپ ﷺ کی برکت سے فیض یاب ہو۔

حضرت سیدہ فرماتی ہیں کہ اس موقع پر کسی کہنے والے نے یہ بھی کہا کہ انہیں آدم کی صفوت، شیث کی رفعت، نوح کی رقت، ابراہیم کی خلت، اسماعیل کی اطاعت، ایوب کی استقامت، یعقوب کا شکر، یوسف کا حسن، داؤد کی آواز، سلیمان کی حکومت، لقمان کی حکمت،

موسیٰ کی قوت، یحییٰ کا زہد اور عیسیٰ (صلوت اللہ و سلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کردو اور جمیع انبیاء کے اخلاق کی انہیں کسوت دو۔

آپ ﷺ کی ولادت سعادت ہوئی تو حضرت عبدالمطلب کو اطلاع دی گئی، جب وہ آئے تو انہیں مولود مسعود کی مبارک دی گئی اور آمنہ سیدہ نے تمام احوال اور معجزے جو دیکھے تھے انہیں کہہ سنائے، حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کو بانہوں میں اٹھالیا اور کعبہ شریف کے سامنے لے آئے۔ وہاں دعا مانگی اللہ کا شکر بجالائے اور ارتجالاً حضور ﷺ کی تعریف میں یہ اشعار پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ
هٰذَا الْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ
تعریف اس اللہ کے لئے جس نے مجھے
یہ پاکیزہ اور خوبصورت بچہ عطا فرمایا
قَدْ سَادَ فِی الْمَهْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ
اُعِیْذُهٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْکَانِ
یہ بچہ ماں کی گود ہی میں تمام بچوں پر سرداری میں
سبقت لے گیا میں اسے کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں
حَتّٰی اَرَاهُ نَاطِقَ اللِّسَانِ
اُعِیْذُهٗ مِنْ شَرِّ ذِیْ شَنَانِ
یہاں تک کہ میں اسے دیکھوں خوب بولنے والا
میں اسے دشمن کے شر سے پناہ میں دیتا ہوں
مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبَ الْعَیْنَانِ
اَنْتَ الَّذِیْ سُمِّیْتَ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر حاسد اور پریشان آنکھوں والے سے بے شک

تو ہی ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا

احمد مکتوبا علی الجنان

جنت کے درو دیوار پر احمد لکھا ہوا ہے

سیدنا عباس ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تبارک نے حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی مخلوق معزز پیدا نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ ہی ہیں کہ آپ ﷺ کے نام کی قسمیں اس نے کیں۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ اور بقا کی قسم کی۔

آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ وہ دور فارس کے بادشاہ نوشیرواں عادل کا تھا۔ تاریخ ولادت کے بارے میں تین معروف اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ کہ آپ ﷺ ۱۲۔ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ عکرمہ ﷺ کے مطابق آپ ﷺ ۸۔ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ عطا کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی میلاد ہوئی ۳۔ ربیع الاول تھی۔ پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے۔ پیدائش کا دن پیر ہے۔ عجیب اتفاق معراج، ولادت، ہجرت اور وصال سب پیر والے دن ہی ہوئے۔ آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو دل خوش ہو گئے۔ سختیاں رفع ہو گئیں۔ آپ ﷺ کی آمد نے روحوں کو خوش کر دیا۔ قلوب نے آپ ﷺ سے زندگی پائی اور غم واضطراب رخصت ہو گئے۔ زمین آپ ﷺ کے نور سے جگمگا اٹھی۔

ایام رضاعت:

ولادت باسعادت کے بعد آپ ﷺ کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا۔ عورتوں نے یتیم سمجھتے ہوئے کوئی خاص توجہ نہ دی مگر وہ عورت جو علم الٰہی میں بلند بخت تھی اس نے آپ ﷺ کو قبول کر لیا۔ اس عظیم سعادت اور توفیق خیر کے دروازے حضرت حلیمہ سعدیہ کے لئے کھلے۔ آپ ﷺ کی اس سعادت مندی ہی کی وجہ سے اور حلم ہی کی بنا پر آپ حلیمہ سعدیہ ٹھہریں۔

حلیمہ سعدیہ نے حضرت محمد ﷺ کو اٹھا کر گود میں ڈال لیا۔ آپ ﷺ کی سواری جس علاقہ سے گزرتی خشک وادیاں سرسبز و شاداب ہو جاتیں۔ پتھروں سے سلام کی آوازیں آتیں۔ درختوں کی شاخیں جھک جھک کر سلامی دیتیں اور بعض اقوال میں حاسدین نے حسد کا اظہار بھی

کیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ اپنے علاقہ میں داخل ہوئیں تو گویا زمین نے زمردیں لباس پہن لیا۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دینے لگا۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کو جب میں نے لیا تو میری چھاتیوں میں دودھ کم تھا لیکن آپ ﷺ کو لانے کے بعد دودھ میں اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں بھی بچے دودھ کے لئے میرے پاس لاتیں۔ حضور ﷺ کے ہاتھوں نے ہماری بکریوں کے تھنوں کو چھوا تو ان کا دودھ چالیس گھروں کے لئے کفایت کرنے لگ گیا۔ میں جب حضرت محمد ﷺ کو دودھ پلاتی تو کسی چراغ کی ضرورت محسوس نہ ہوتی بلکہ ایک دن مجھ سے خولہ سعدیہ نے پوچھا تم کیا ساری رات اپنے گھر میں آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا خدا کی قسم یہ روشنی آگ کی نہیں ہوتی بلکہ حضرت محمد ﷺ کے روئے تاباں سے ہوتی ہے۔

فرماتی ہیں کہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے صرف سات بکریاں تھیں لیکن آپ ﷺ کی آمد کے بعد اتنی خیر و برکت ہوئی کہ ان کی تعداد بڑھ کر ایک سو تک جا پہنچی۔ لوگ ہمارے گھر آتے اور آپ ﷺ سے برکت حاصل کرتے۔ ایک مرتبہ میں نے حضور ﷺ کے پاؤں دھوئے اور آپ ﷺ کے تلوؤں کا دھوون ان کی بکریوں کو پلا دیا۔ اس سے ان کی تمام بکریاں گابھن ہوگئیں اور خوب ان کے مال میں خیر و برکت ہوئی۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت محمد ﷺ کی معیت میں خوش رہتی۔ میں نے کبھی آپ ﷺ کے پیشاب کو نہ دھویا مگر طہارت کے خیال سے۔ میں آپ ﷺ کے وسیلے سے خدا سے جو حاجت مانگتی وہی پوری ہو جاتی۔

آپ ﷺ جب بھی میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ بکریاں چرانے تشریف لے جاتے تو واپسی پر میرا بیٹا محیر العقول قسم کے واقعات سناتا۔ ان میں سے بعض یہ ہیں کہ ضمرہ کہتے کہ ہمارے حجازی بھائی محمد ﷺ جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے ہیں وہ فوراً سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ دھوپ ہو تو بادل کے ٹکڑے آپ ﷺ پر سایہ کر لیتے ہیں۔ جانور آپ ﷺ کے قدموں کا بوسہ لیتے۔ جب آپ ﷺ کسی پتھر پر قدم رکھتے تو وہ موم ہو جاتا اور اس پر نشان قدم بن جاتا ایسے جیسے خمیر آٹے میں نشان بن جاتے ہیں۔

حلیمہ کہتی ہیں کہ میں ضمرہ کو سمجھاتی، بیٹے یہ واقعات کسی اور سے بیان نہ کرنا۔ ایک دن حسب عادت دونوں بکریاں چرانے جنگل کی طرف گئے، اچانک میرا بیٹا ضمرہ چیختا ہوا گھر واپس آیا اور کہا اماں میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچیے وہ مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں، میرا خیال ہے کہ تم شاید ہی ان سے زندہ ملو، غالباً وہ شہید کر دیے گئے ہیں۔

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں ہم دوڑتے بھاگتے جب جائے وقوعہ پر پہنچے تو حضرت محمد ﷺ کا رنگ بدلا ہوا تھا اور آپ ﷺ ایک پہاڑی ٹیلے پر کھڑے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سینے سے چمٹا لیا۔ آنکھوں پر بوسہ دیا اور پوچھا میرے حبیب کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں! کوئی بات نہیں، ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین آدمی نمودار ہوئے۔

ان کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے تھے۔ ایک شخص کے ہاتھ میں ایک جواہرات کا برتن تھا جو آب کوثر سے پگھلائے ہوئے برفانی پانی سے بھرا ہوا تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں سبز ریشمی رومال تھا۔ انہوں نے مجھے پہاڑ پر آہستگی سے لٹا دیا اور پھر ہلکے سے انداز میں میرا سینہ چاک کر دیا، میں نے اس دوران ذرا بھر تکلیف محسوس نہیں کی۔ میرے سینے سے گوشت کا ایک سیاہ لوتھڑا نکال دیا اور کہنے لگے "یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے"۔ اب تم پر شیطان کا تسلط ممکن ہی نہیں رہا، پھر میرے دل کو لائے گئے پانی سے انہوں نے دھویا اور دوسرے نے ریشمی رومال میں اسے لپیٹ کر معطر کیا۔ ساتھ والے شخص نے اسے کہا کہ کلمہ الہیہ سے اس میں علم، حلم اور رضائے الٰہی بھر دو۔ اس کے بعد میرا دل سینے میں رکھ دیا گیا اور سینہ برابر ہو گیا۔ اب دیکھتی نہیں میں بالکل صحیح ہوں۔ حضرت حلیمہ نے اللہ کا شکر ادا کیا، بوسہ لیا اور اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور کچھ وقت کے بعد آپ ﷺ کو عبد المطلب کے پاس لے گئیں اور یہ امانت ان کے سپرد کر دی۔

قارئین!

یاد رہے کہ میلاد شریف کے بیان اور اس کی ترغیب میں خاصی طویل بات ہوئی ہے اور یہ عمل مکہ شریف، مدینہ منورہ، مصر، شام، یمن اور بلد شرق و غرب میں ہمیشہ جاری ہے۔ میلاد

شریف کی محفلیں ہوتی ہیں، لوگ جمع ہو کر نعتیں پڑھتے ہیں۔ ماہ ربیع الاول کا چاند طلوع ہوتے ہی مسلمانوں میں خوشیوں کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ لوگ غسل کرتے ہیں، عمدہ عمدہ لباس زیب تن کرتے ہیں، ان کی بستیاں عطر و گلاب کی خوشبو سے مہک اٹھتی ہیں، ان دنوں میں لوگ سرمہ لگاتے ہیں اور خوب خوشیاں مناتے ہیں۔ مال و دولت خوب خرچ کئے جاتے ہیں۔

قارئین!

میلاد کی محفلوں کا اہتمام بڑے تزک و احتشام سے ہوتا ہے۔ لوگ اظہار مسرت کر کے خوب ثواب کماتے ہیں۔ محفل میلاد کی برکتوں میں سے تجربہ شدہ بات یہ ہے کہ جس سال کسی گھر میں حضور ﷺ کا میلاد ہو اس سال خوب خیر و برکت ہوتی ہے۔ سلامتی و عافیت، مال و دولت میں کشائش اور اولاد و اموال میں برکت ہوتی ہے اور سارا سال گھر میں سکون رہتا ہے۔

قارئین!

کہتے ہیں بغداد میں ایک شخص رہتا تھا جو ہر سال محفل میلاد کروایا کرتا۔ اس کے پڑوس میں ایک متعصب یہودی عورت رہتی تھی۔ ایک مرتبہ اس نے اپنے شوہر سے کہا ہمارے پڑوسی کو کیا ہوا کہ ہر سال کثیر مقدار میں دولت فقرا اور مساکین پر خرچ کر دیتا ہے، شوہر نے کہا یہ مسلمان ہے اور سب کچھ اپنے نبی ﷺ کی میلاد پر اظہار خوشی کے لئے کرتا ہے اور اس کا گمان ہے کہ اس کے نبی ﷺ اس فعل پر خوش ہوتے ہیں۔ رات ہوئی تو وہ یہودی عورت خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک نورانی شخص ہیں اور ان کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ایک صاحب سے پوچھا یہ کون ہیں؟ جو سب سے زیادہ بزرگ و محترم ہیں۔ بتایا گیا یہ نور مجسم محمد ﷺ ہیں۔ عورت نہیں کہا کیا میں ان سے مل سکتی ہوں۔ صحابہ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ عورت کہتی ہے میں آگے بڑھی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا بندی! میں موجود ہوں۔ میں نے عرض کیا حضور آپ ﷺ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں حالانکہ میں یہودی ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے جواب اس وقت دیا ہے جب میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے، عورت نے کہا

حضور ﷺ! اپنا دست نور بلند فرمایئے تا کہ میں بیعت کرلوں اور اس کے ساتھ ہی گواہی دے دی ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ﷺ ہیں''۔

عورت کی آنکھ کھلی تو وہ ازحد مسرور تھی۔ اب نہ صرف ایمان کا ارادہ ہوگیا بلکہ عہد کرلیا کہ اپنا تمام مال وزر صدقہ کرے گی اور ہر سال حضور ﷺ کا میلاد کیا کرے گی۔ تکمیل عہد کا وقت آیا تو شوہر نے بھی بڑی سرگرمی دکھائی اور اپنا تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ دکھائی دیا۔ عورت نے پوچھا، ماجرا کیا ہے؟ تم کس وقت ایمان لائے۔ اس نے کہا جس کے ہاتھ پر تم رات اسلام لائی ہو تمہارے بعد میں بھی ان کے دست مکرم پر ایمان لے آیا تھا۔

دونوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی دولت عطا فرمادی ہے۔

والحمد لله رب العلمین

اے اللہ ہم نے محبوب رسول ﷺ کی میلاد مبارک کا ذکر رحمت کیا ہے اسے قبول ومنظور فرما۔۔۔۔۔!!

بارالہ! اپنے حبیب ﷺ کے طفیل جنات نعیم میں ہمارا مسکن بنا۔۔۔۔۔۔!!

رب العلمین! جس دن شدید خوف ہوگا اور پیاس انتہا پر ہوگی اپنے حبیب ﷺ کے حوض سے سیرابی عطا فرمانا۔۔۔۔۔!!

مولائے کریم! اپنے وجہ نور کی زیارت سے ہمیں محروم نہ فرمانا۔۔۔۔۔۔!!

اے اللہ! ہم تیرے حضور تیرے نبی مصطفیٰ، رسول مجتبیٰ، امین مقتدیٰ، آل پاک، اہل بیت اطہار، اہل صدق وصفا اور فضل وجود ووفا کے مالک اصحاب کو وسیلہ لاتے ہیں۔

مولا! ہماری دعائیں قبول فرما۔۔۔۔۔۔!!

تو ہمارا مددگار ہے۔۔۔۔۔!!

تو ہمارا حاجت روا ہے۔۔۔۔۔!!

تیری رحمتوں کے ہم دریوزہ گر ہیں۔۔۔۔۔۔!!

رب کریم۔۔۔۔۔۔! ہمیں جنت کی نعمتیں، حور و قصور اور عزتیں عطا فرمانا۔۔۔۔۔۔!!

اے اللہ۔۔۔۔۔۔۔! ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے، ہم تیرے رسول ﷺ کے وسیلہ سے معاصی پر تیری چشم عفو کے امیدوار ہیں، معاف فرما دے۔۔۔۔۔۔!!

مولا۔۔۔۔۔۔! ہر خوف وخطر کی جگہ سے محفوظ رکھیو۔۔۔۔۔۔۔!!

رب کریم۔۔۔۔۔۔! ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے اسے قبول فرمائیو۔۔۔۔۔۔۔!!

ہمارے اعمال کے حقیر ہونے کو نہ دیکھ اپنے محبوب کی نسبت پر نظر ڈال۔۔۔۔۔۔!!

آقا! ہم پر رحم فرما۔۔۔۔۔۔!!

اے معاف کرنے والے معاف فرما۔۔۔۔۔۔!!

اے کرم کرنے والے کرم سے نواز۔۔۔۔۔۔!!

اے اللہ۔۔۔۔۔۔! ہمیں، ہمارے والدین، اساتذہ ومشائخ اور جو بھی محفل میلاد میں شریک ہو سب کو معاف فرما دے۔

قاضی الحاجات تو ہے، توبہ قبول کرنے والا تو ہے اور ارحم الراحمین تو ہے۔

مولا کرم فرما دے۔۔۔۔۔۔!!

توبہ قبول فرما لے۔۔۔۔۔۔!!

اور اپنی رحمتوں کی عطا سے محروم نہ فرما۔۔۔۔۔۔۔!!

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

☆☆☆☆☆